



صفائی کے فطری تقاضے

انجمن

— 4 —

© rasailojaraid.com

أَنْ يُخْلَقَ بَعْضُ رَأْسِ الْقَبِيحِ وَيُتْرَكَ بَعْضُ

یعنی بچے (یا بڑے) کے سر کا کچھ حصہ تو مونڈ دیا جائے اور کچھ نہ مونڈا جائے۔

جیسے آج کل ہندوؤں، جوگیوں اور نام نہاد فقروں کا طریقہ ہے اور اس زمانہ میں بعض یہودیوں کا دستور تھا۔

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

أَخْلَقُوا كَهْلَهُ أَوْ ذُلُّهُ أَوْ كَهْلَهُ

سر یا سارا مونڈ دوا دیا سارا اسی طرح رہنے دو

یاد رہے یہ حکم خلق یعنی استرے سے مونڈنے سے متعلق ہے تلخی وغیرہ سے کٹا کر بال چھوٹے اور مرتب کرنا بہر حال جائز ہے

قال احمد: إِنَّمَا كَرِهُوا الْخُلُقَ بِالنَّوْصَى - أَمَّا بِالْإِقْدَانِ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

امام احمد فرماتے ہیں، بعض علماء نے استرے سے سر منڈانے کو اس حدیث کے پیش نظر

کہ یہ خوارج کی نشانی ہے، مکروہ کہا ہے (مگر یہ ابو داؤد کی مذکورہ بالا حدیث کی رو سے جائز ہے)

اور جہاں تک تلخی سے ترشوانے کا تعلق ہے، اس میں کوئی عرج نہیں۔

ترمذی جحد میں بھی ہے: گ

مُخْلِقِينَ رُءُوسَهُمْ وَ مُقَصِّرِينَ

اپنے سر منڈانے والے اور بال چھوٹے کرانے والے

تیسری صورت سے سر کے بال بڑھانے کی ہے۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زلفیں رکھتے

تھے۔ بعض اوقات آپ کے بال فوق الوفدة و دون الجمة (کان کی نو سے کندھوں تک)

اور بعض اوقات الى العنق اذ نية (کانوں کے نصف تک) ہوتے

یہ احکام مردوں سے متعلق ہیں۔ بالغ عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا گیا ہے:

لَمْ يَرْسُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُخْلَقَ رَأْسُ الْمُدْعَاةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر مونڈنے سے منع کیا ہے۔

ابن ماجہ: ۱۱۱۱ ابو داؤد: ۴۰۰۰ نیل ایضاً لکھ سورۃ الفتح: ۲ ترمذی: ۲۰۰۰ عن عائشہ

لکھ صحیح مسلم: ۲ نسائی: ۲۰۰۰ عن علی

۲۔ بالوں کی نگہداشت

اگر کوئی شخص بال مثلاً دانے یا ترشہ کر باکل چھوٹے کرنے کی بجائے لیجے بال رکھنا چاہے تو پھر اسے انہیں پریشان و پرانگندہ حال چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكِدْهُ

جو بال رکھے وہ ان کا اکرام اور نگہداشت بھی کرے۔

ایک شخص آپ کے پاس اس حالت میں آیا کہ ایک سر اور ڈاڑھی کھال پر اگندہ تھے۔ آپ نے واپس جاکر بال درست کرنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ اسلحہ گیسو کے بعد واپس آیا تو آپ نے فرمایا:

أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ سَيْطَانٌ

کیا یہ حالت اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم شیطان کی طرح سر کے بال کھیرے ہوئے آؤ۔

حضرت ابو قتادہ کے بال بھی گھنے اور لمبے تھے۔ آپ نے انہیں بالوں کی نگہداشت کا حکم دیا۔ وہ اس حکم سے پیش نظر بعض اوقات دن میں دو دو مرتبہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے مگر اس میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث میں (جو اگرچہ صحت کے لحاظ سے حدیث ابی قتادہ کے پائے کی نہیں ہے) مگر اس میں:

لَيْسَ دَسْوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّجْلِيلِ إِلَّا رَجَبًا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کا ناغہ یا وقفہ ڈال کر (یسرے یوماں میں دسوا کا فساد) امام احمد۔ وقیل المراد به فی وقت دون وقت (کنگھی کرنے کی اجازت دی ہے ورنہ نہیں)

خلاصہ یہ کہ باقی جسم کی طرح سر کے بال بھی صاف ستھرے اور با ترتیب رکھنے ضروری ہیں اور اس مقصد کے لیے ان میں تیل لگانے اور کنگھی کرنے کی طرف بھی اعتدال کے ساتھ توجہ دینی چاہیے۔

لہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ لہ موطا مالک تہ نسائی

لہ نسائی ترمذی عن عبد اللہ بن مغفل تہ نیل ۱۳۹:۱

۳۰ ختمہ

ختمہ سنت ابراہیمی ہے۔ حدیث میں ہے:

اُخْتَتْنِ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا اَتَتْ عَلَیْہِ ثَمَانُونَ سَنَةً

ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختمہ کیا۔

بعض علماء کے نزدیک ختمہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے واجب و ضروری ہے مگر عورتوں کے

لیے ختمہ کے حکم کی روایات سب ضعیف ہیں۔ البتہ مردوں کے لیے بقول جہوریہ واجب ہے کہ

اشوکافی ہو اس سے اختلاف ہے،

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے مسلمان ہونے پر اسے

فرمایا:

اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْکُفْرِ وَ اُخْتَتِنِ

اپنے کفر کے زمانہ کے بال منڈوا دے اور ختمہ کر۔

صحیح بخاری میں ہے:

كَانُوا لَا يَخْتَتِنُونَ الدَّجْلَ حَتَّى يَدُوكَ

عام صحابہ بلوغت سے پہلے بچے کا ختمہ نہ کرتے تھے۔

مگر مستدرک حاکم اور بیہقی کی روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَتَنَ الْحُسَيْنَ وَ الْحُسَيْنَ

يَوْمَ السَّارِعِ مِنْ دَوْلَةِ بَيْهَمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین و حسین کا ختمہ ان کی پیدائش کے ساتویں روز کر لیا۔

ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ختمہ کے لیے عقیقہ کی طرح پیدائش کے بعد ساتویں دن کی قید

تو نہیں لگائی گئی، لیکن اگر ختمہ بھی ساتویں روز ہی کر لیا جائے تو اسے مستحب ضرور قرار دیا جاسکتا ہے۔

ختمہ سے پیشاب گاہ کے اگلے حصہ میں گندگی جمع نہیں رہتی اور پیشاب کے قطرات سے فراغت اور

پاکیزگی حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

لیو صحیح بخاری عن ابی ہریرۃؓ ۱۲۸۱: ۱۲۸۲ فقہ السنۃ: ۱۳۶۳ ۵۱۰ ایضاً

۴۔ غیر ضروری بالوں کی صفائی اور ناخنوں کی تراش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَسْتَحْدِثُ الْخِتَانُ وَفَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

پانچ چیزیں فطری ہیں، زیر ناف بالوں کی صفائی، ٹخنہ، مونچھیں ترشوانا، بغلیں صاف کرنا اور ناخن ترشوانا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

وَقَدْ لَنَا فِي فَصِّ الشَّارِبِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتَّقُ لَكَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ بَعَيْنَ نَيْلَةٍ

مونچھیں ترشوانے، ناخن کاٹنے، بغلیں صاف کرنا اور زیر ناف بال لینے کے سلسلہ میں ہمارے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے

یعنی صفائی کے ان تقاضوں کو چالیس دن سے زیادہ بالکل مؤخر نہ کرنا چاہیے۔ یہ آخری حد ہے۔ ورنہ صفائی کے ان شعبوں پر جلد تر اور جب بھی ضرورت محسوس ہو فوراً توجہ دینی چاہیے۔

زیر ناف (پیشاب گاہ کے ارد گرد) بالوں اور بغلوں کی صفائی کے لیے مونڈنا، کاٹنا، اکھیڑنا اور کوئی پاؤں وغیرہ استعمال کرنا کوئی سی صورت بھی اختیار کی جاسکتی ہے مگر اس سلسلہ میں عورتوں اور مردوں میں کوئی فرق نہیں۔ ناخن بھی خواہ کسی ترتیب سے کاٹے جائیں جائز ہے۔ مگر انگوٹھ نوچی نے اس ترتیب کو مستحب قرار دیا ہے

”دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ابتدا کی جائے، پھر بڑی انگلی، پھر اس کے ساتھ دالی انگلی، پھر چنگلیا، پھر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا، پھر بائیں ہاتھ کی چنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے تک ترتیب وار، پھر دائیں پاؤں کی چنگلیا سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چنگلیا تک ترتیب وار۔“

۵۔ مونچھیں کٹوانا اور ڈاڑھی بڑھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِدُوا اللَّهَ وَخَالِفُوا الشَّوَارِبَ

مشرکین کے طریقہ کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں اتراؤ

مونچھوں کے بارے میں اس حدیث میں "افکار" (استیصال) پوری طرح مندر و مانا اور زائل کرنا، کا حکم آیا ہے۔ مگر مذکورۃ الفوق دیگر احادیث میں "قص" (ترشوانے) کا ذکر بھی ہے۔ دونوں طریقے جائز ہیں۔ مقتصد یہ ہے کہ مونچھیں کھانے پینے کی چیزوں کو آلود نہ کریں۔ ایک حدیث میں ہے کہ

مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا

جو لبہیں نہ ترشوا لے وہ ہم میں سے نہیں۔

ڈاڑھی کے متعلق مختلف روایات میں "ادفوا"۔ "انضوا"۔ "اجبوا اور وشدوا

کے الفاظ ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ ڈاڑھی چھوٹی اور برائے نام نہ ہونی چاہیے۔ البتہ اسے خوبصورت اور باوقار بنانے کے لیے اس کی معمولی تراش خراش کی ممانعت نہیں۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک روایت میں جو بیان کیا گیا ہے کہ:

كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ طُلُو لَهَا وَعَنْ فَمِهَا

آپ ڈاڑھی کے طول و عرض دونوں اطراف سے کچھ بال کم کر دیتے تھے۔

وہ تو ثابت نہیں مگر ڈاڑھی بڑھانے کی حدیث کے بنیادی راوی حضرت ابن عمرؓ کا معمول صحیح بخاری میں اس طرح مذکور ہے:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ يَقْصُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ

کہ وہ حج یا عمرہ کے بعد ہاتھ کے قبضہ سے زائد ڈاڑھی کٹا دیتے تھے۔

قاضی عیاض کہتے ہیں:

أَمَّا أَلَا يَأْخُذُ مِنْ طُلُو لَهَا وَعَنْ فَمِهَا فَحَسَنٌ

ڈاڑھی کے طول و عرض سے کچھ بال کم کر کے اسے خوبصورت اور باترتیب بنانا اچھی بات ہے۔

لے متفق علیہ عن ابن عمرؓ لا تساقی لہ نیل: ۱۲۵

وَكَيْلًا مَّا لَكَ طَوْلُهُمَا جِدًّا

اور امام مالک نے اس کی بہت زیادہ لمبائی کو ناپسند کیا ہے۔

عورت کے ڈاڑھی کے بال آگے آئیں تو اسے انہیں کٹوا دینا چاہیے۔

۴۔ سر اور ڈاڑھی کے سفید بال

بڑھاپے (بیماری نہیں) کی وجہ سے آئے والے ڈاڑھی اور سر کے سفید بال پھینا اور کاٹنا منع ہے۔

حدیث میں ہے:۔

لَا تَسْفُقُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نَوَلُ الْمُسْلِمِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَيْبُ
شَيْبَةً فِي أَنْفِ سَلَامٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً نَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَقَّ عَنْهُ بِهَا خَيْرٌ

بڑھاپے کے سفید بال نہ چنویں۔ یہ تو ایک مسلمان کا نور ہیں۔ جس شخص کے حاتمہ اسلام میں

سفید بال آتا ہے۔ اللہ اس کے بدلہ اس کی ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے اور

ایک خطا معاف کرتا ہے۔

سفید بال کاٹنا تو منع ہے مگر انہیں خضاب دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ بعض صحابہ خضاب نہ لگانا افضل
مانتے تھے مگر زیادہ تر روایات سے خضاب لگانا افضل معلوم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا ہے:۔

إِنَّ الْمَسْجُودَ وَالنَّصَارَى لَيَضْمِنُونَ فَخَالَفُوهُمْ

یہودی اور عیسائی بال رنگنے سے گریز کرتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو

ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ام سلمہ کے بال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دیکھا جو مغضوب

بال الحناء و الکتم مہندی اور دسمہ سے رنگا ہوا تھا۔

حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے خود خضاب نہیں لگایا اس لیے کہ آپ کے سفید بال بہت

کم تھے۔ مگر شاید انہیں آپ کے خضاب لگانے کا علم نہیں ہو سکا۔

۱۔ نیل: ۱۲۵، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰

ایک حدیث میں ہے
 إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ تَمَّ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْخِضَابُ وَالْكَمُّ

بہترین خضاب ہندی اور دسمہ کا خضاب ہے۔

ایک اور حدیث میں ابن عمرؓ آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَلَسِ وَاللَّعْنُ عُنَىٰ

آپ ریش مبارک کو ایک زرد رنگ کی بوٹی ورس اور زعفران کا خضاب دیا کرتے تھے۔

ابن عباس کے بیان کے مطابق آپ نے صرف ہندی کے خضاب پر ہندی اور دسمہ کے ملے جلے

خضاب کو اور ہندی دسمہ کے خضاب پر زرد رنگ (زعفران وغیرہ) کے خضاب کو ترجیح دی ہے۔

خالص سیاہ رنگ کے خضاب کے بارے میں اختلاف ہے۔ فتح مکہ کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ کے

والد ابو قحافہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ان کے سفید بال دیکھے

تو فرمایا:۔

”انہیں خضاب لگایا جائے مگر جَبَبُؤْلاً السَّوَادَ (انہیں سیاہی سے بچائیں)۔“

بعض دیگر روایات میں بھی سیاہ خضاب کی مذمت ہے مگر بعض صحابہؓ مثلاً سعد بن ابی وقاصؓ حسنؓ

حسینؓ وغیرہ کے متعلق روایت ہے کہ:۔

”وہ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔“

اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ یہ بزرگ خالص سیاہ خضاب کی بجائے اس میں ہندی وغیرہ کی آمیزش کر

لیا کرتے تھے اور یا یہ کہ سیاہ خضاب کی ممانعت ابو قحافہؓ جیسے عمر رسیدہ بوڑھوں کے لیے ہے کہ ان کو

مصنوعی سیاہ بال بالکل نہیں چھپتے۔ مگر ادھیڑ اور درمیانی عمر کے لوگ اگر سیاہ خضاب استعمال کریں تو

درست ہے۔ چنانچہ امام زہریؒ کہتے ہیں:

كَانَ يُخْضِبُ بِالسَّوَادِ إِذَا كَانَ الْوَجْهَ حَدِيدًا فَلَمَّا نَفَسَ الْوَجْهَ

وَالْأَسْنَانُ تَدَكَّنَا

جب چہرہ پر رونق باقی تھی تو ہم سیاہ خضاب لگاتے تھے مگر جب دانت چھڑ گئے اور چہرہ

لہ ابو داؤد و ترمذی ایضاً، بیہل ۱: ۱۳۶، لہ ابو داؤد و ترمذی ایضاً

مرجھا گیا تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ خالص سیاہ حصاب کے استعمال سے گریز کیا جائے تا وقتیکہ اس میں ہندی وغیرہ کو نہ ملا لیا جائے یا دسمہ کو تریح دی جائے جس میں سیاہی اور سرخی کی آمیزش ہوتی ہے۔
۷۔ مسواک اور سرمہ کا استعمال

دانتوں کی صفائی اور مسواک کا استعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا مرغوب تھا۔ آپ فرماتے ہیں:
اَلَسَّوَاكُ مَطْمَئِنَّةٌ تَلْفَحُ مِنْ ضَاةٍ لِلدَّرَبِ
مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

نیز فرمایا:

لَوْ لَہٗ اَنْ اَشَقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَہٗ مَدُّ تُفْمُرٍ بِالسَّوَاكِ عَنْہُ کُلِّ صَلَوةٍ
اگر مجھے امت پر بوجھ پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز کے ساتھ لازماً مسواک کی جائے۔
وضو کرتے ہوئے اگر ہر دفعہ مسواک یا برش وغیرہ سے دانت صاف کرنے کا موقع نہ ملے تو کھلی کرتے ہوئے دانتوں پر انگلی پھیر کر ان کی صفائی کر لینی چاہیے۔
دانتوں کی طرح آنکھوں کی صفائی اور نگہداشت بھی اہم ہے۔ اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ استعمال فرماتے تھے:

كَانَ یُكْتَحِلُ بِاَوْدٍ تُمَدُّ كُلَّ لَیْلَةٍ قَبْلَ اَنْ یَسَامَ وَ كَانَ یُكْتَحِلُ
فِی كُلِّ عَیْنٍ ثَلَاثَةَ اَمْیَالٍ

آپ ہر رات سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔

۸۔ خوشبو کا استعمال

طبعی نفاست و لطافت اور صفائی پسندی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو بہت پسند تھی۔ فرماتے تھے:

حَبِیْبُ اِلٰی مِنْ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَ الطِّیْبُ وَ جَعَلَتْ قَدْرَةَ عِیْنِیْ فِی
الصَّلَوةِ

مے نسائی عن عائشہ ؓ رواہ ابی حنیفہ عن ابی ہریرۃ ؓ تل: ابی اسحاق المسند احمد لہ احمد وغیرہ۔

دنیا میں تین چیزیں مجھے مرغوب ہیں (عرب معاشرہ میں پھیلی ہوئی عورتوں کی حقارت کی بجائے)
ان سے محبت و شفقت اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک (مرغوب ترین چیز) ہانا ہے
آپ اگر برقی کا استعمال بھی کرتے تھے بلے اور آپ کو مشک و عنبر کی خوشبو بہت مرغوب تھی بلے ایک
حدیث میں ہے

من عذ من علیہ الطیب فلا یرد لا فانه خفیف المحمل
طیب الرائحة

کسی کو خوشبو کا تحفہ ملے تو وہ اسے واپس نہ کرے کہ یہ تحفہ خوشبو دار بھی ہے اور اٹھانے
میں ہلکا بھی۔

البتہ عورتوں کو غیر مردوں کے پاس سے گزرتے ہوئے خوشبو کے استعمال سے روکا اور فرمایا
المسوعة اذا استعطفت فسدت بالمجلس فہی کذا و کذا
یعنی ناانیتہ

عورت مردوں کی مجلس سے عطر لگا کر گزرنے تو وہ ایسی دلیسی یعنی بدکار ہے۔
نیز فرمایا:

اِنَّ طَيْبَ النَّبَالِ مَا ظَهَرَ مِنْ يَحْتِیْ وَ خَفِیْ وَ طَيْبُ الْبَسَامِ مَا
ظَهَرَ مِنْهُ وَ خَفِیْ وَ یَحْتِیْ

مردوں کے لیے وہ خوشبو مناسب ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کے لیے
ایسی جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو۔

وہ متفرقات

ایک جامع حدیث میں صفائی اور نظافت کے مندرجہ بالا طریقوں کے علاوہ بعض دیگر چیزوں
کو بھی لگایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عشر من الفطرة: قص الشعر و اعضاء اللحية و السواك
و استنشاق الماء و قص الخفاف و غسل البن اجبر و تنف

نہ مسلم عن ابن عمر عن سلم بن سلم عن ابی ہریرہ عن سلم بن سلم عن سلم بن سلم عن سلم بن سلم

الابط وخلق العانة و انتقام الماء یعنی الاستنجاء قال زکریا
قال مصعب، و نسيت العاشرة انه ان تكون انهم مضط
وس چیزیں فطری صفائی کا حصہ ہیں۔ مونچھیں کٹانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں
پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، ہاتھ پیروں کی انگلیوں کے جوڑ اور درمیانی جگہیں دھو کر صاف کرنا،
اسی طرح ناک اور کان کے سوراخ صاف کرنا، بغلیں اور زیر ناف کچال صاف کرنا اور
پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے ایک راوی ذکر یا کہتے ہیں کہ میں نے جس راوی مصعب نامی
سے یہ حدیث سنی تھی انہوں نے کہا تھا کہ دسویں بات میں بھول گیا ہوں مگر شاید وہ کھلی کرنا
تھا۔

مگر قاضی عیاضی اور نووی کہتے ہیں دسویں چیز تختہ ہے
صفائی اور ستھرائی کے مندرجہ بالا صورتوں اور طریقوں پر زور دے کر اسلام نے ثابت کیا ہے کہ
وہ لطافت و نظافت پر مبنی ایک فطری نظام حیات ہے، جو انسان کی جسمانی و روحانی صحت و صفائی
کا ضامن، اس کی طبی و طبعی ضروریات کا پتہ دیتا اور اس کی دنیا و آخرت کی بہتری کا فیصلہ ہے۔

اعتذار

اس دفعہ مدیر الفرقان کے نام سے جناب مدیر اعلیٰ کے مضمون کی طوالت
کی بنا پر چند مضامین حذف کیے جا رہے ہیں جن میں خود جناب مدیر کا اپنا مضمون
”مسیحی اور اسلام“ بھی شامل ہے۔ اس پر ہم معذرت خواہ ہیں اور انشاء اللہ آئندہ
اشاعت میں وہ تمام مضامین شامل کر دیے جائیں گے جو اس دفعہ درج نہیں
کیے جاسکے۔
(ادارہ)